خریداری کا وکیل اپنے لئے مال خریدے تو نئے قبضے کی صورت کیا ہوگی؟

مجیب: مفتی علی اصفر صاحب مدظلہ العالی

تاریخ اجراء: ماہنامہ فیضان مدینہ ذوالحجۃ الحرام 1441ھ

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ زید نے بکر کو اس بات کا وکیل کیا کہ وہ اس کے لئے مطلوبہ مقدار میں دھاگا خریدے، بکر نے مقررہ مقدار میں دھاگہ خرید لیا ابھی وہ دھاگا بکر کے قبضہ میں ہی ہے، اگر بکر خریدا ہوا دھاگا زید سے خود اپنے لئے خریدنا چاہے تو کیا یہ جائز ہے؟ اور اس خریداری کیلئے اسے جدید قبضے کی ضرورت ہوگی یا نہیں؟ واضح رہے کہ زید بیرونِ ملک رہتا ہے اور بکر اس سے فون ہی پر معاملات طے کرتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جی ہاں! بکر کا زید سے وہ دھاگا خریدنا تو جائز ہے البتہ دوسری خریداری سے پہلے بکر کا جو دھاگے پر قبضہ ہے وہ خریداری کے قبضہ کے قائم مقام نہیں ہو سکتا بلکہ خریداری کے بعد بکر کو جدید قبضہ کی ضرورت ہوگی، کیونکہ بکر کے پاس جو دھاگا ہے وہ امانت ہے تو بکر کا اس پر قبضہ امانت کا قبضہ ہے، اب جب بکر زید سے وہ دھاگا خریدے گا تو خریدنے میں قبضہ ضمان کی ضرورت ہوتی ہے اور ضمان کا قبضہ تو امانت کے قبضہ کے قائم مقام ہو جاتا ہے لیکن امانت کا قبضہ ضمان کے قبضہ کے قائم مقام نہیں ہوتا بلکہ اس میں جدید قبضہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

چنانچہ بہارِ شریعت میں ہے ''مبیع پر مشتری کا قبضہ عقدِ بیع سے پہلے ہی ہو چکا ہے، اگر وہ قبضہ ایسا ہے کہ تَلَف ہونے کی صورت میں تاوان دینا پڑتا ہے تو بیع کے بعد جدید قبضہ کی ضرورت نہیں مثلاً وہ چیز مشتری نے غصب کر رکھی ہے یا بیع فاسد کے ذریعہ خرید کر قبضہ کر لیا اب اسے عقد صحیح کے ساتھ خریدا تو وہی پہلا قبضہ کافی ہے کہ عقد کے بعد ابھی گھر پہنچا بھی نہ تھا کہ وہ شے ہلاک ہوگئی تو مشتری کی ہلاک ہوئی اور اگر قبضہ ایسا نہ ہو جس سے ضمان لازم آئے مثلاً مشتری کے پاس وہ چیز امانت کے طور پر تھی تو جدید قبضہ کی ضرورت ہے یہی حکم سب جگہ ہے، دونوں قبضے ایک قسم کے ہوں یعنی دونوں قبضۂ ضمان یا قبضۂ امانت ہوں تو ایک دوسرے کے قائم مقام ہوگا اور اگر مختلف ہوں تو قبضۂ ضمان، قبضۂ امانت کے قائم مقام ہوگا مگر قبضۂ امانت، قبضۂ ضمان کے قائم مقام نہ ہوگا۔''

(بہارشریعت، 645/2)

جدید قبضہ کس طرح ہوگا اس کی مختلف صورتیں ہیں، پوچھی گئی صورت کے مطابق قبضہ جدید کی ایک صورت یہ ہے کہ بکر، زید سے جب دھاگا خریدنے کیلئے ایجاب و قبول کرے گا تو وہ دھاگا وہاں موجود ہو ایسی صورت میں یہ موجودگی اور مال حاصل کرنے کی قدرت قبضہ جدید کہلائے گی جیسا کہ فتاوی عالمگیری میں ہے "ولو کان فی یدہ عاریة أو ودیعة او رھنا لم یصر قابضا بمجرد العقد الا ان یکون بحضرته" ترجمہ: اگر چیز مشتری کے ہاتھ میں عاریت یا امانت یا رہن کے طور پر تھی تو صرف عقد کے ذریعے وہ قبضہ کرنے والا نہیں کہلائے گا سوائے یہ کہ اس وقت مبیع بھی مشتری کے پاس موجود ہو (تو قبضہ ہو جائے گا)۔

(فتاوی عالمگیری، 23/3)

دوسری صورت یہ ہے کہ دھاگا خرید و فروخت کے وقت اس جگہ موجود نہ ہو جس جگہ خرید و فروخت کا عقد ہو رہا ہے بلکہ کسی اور جگہ ہو تو اب بکر کو اتنی مہلت ملے کہ وہ جا کر دھاگے پر قبضہ کر سکے تو تب بھی جدید قبضہ ہو جائے گا، جیسا کہ بدائع الصنائع میں ہے "وان کانت ید المشتری ید امانة کید الودیعة والعاریة لا یصیر قابضا الا ان یکون بحضرته او یذھب الی حیث یتمکن من قبضه بالتخلی" ترجمہ: اور اگر مشتری کے ہاتھ میں مبیع امانت کے طور پر ہو جیسے ودیعت کے طور پر یا عاریت کے طور پر تو (وہی چیز خریدنے کی صورت میں) وہ اس پر قبضہ کرنے والا نہیں کہلائے گا سوائے اس کے کہ عقد مبیع کی موجودگی میں ہو یا مشتری اس جگہ تک پہنچ جائے کہ وہ تخلیہ کے ذریعے مبیع پر قبضہ کرنے پر قادر ہو جائے۔

(بدائع الصنائع، 248/5)

اسی طرح عنایہ میں ہے "ومعنی تجدید القبض ان ینتھی الی موضع فیه العین ویمضی وقت یتمکن فیه من قبضھا" ترجمہ: جدید قبضہ سے مراد یہ ہے کہ وہ اس جگہ تک پہنچ جائے جہاں وہ چیز موجود ہے اور اتنا وقت گزر جائے کہ وہ اس چیز پر قبضہ کرنے پر قادر ہو جائے۔

(عنایہ، 493/7)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم